کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

میں ایک گاڑی قسطوں میں لینا چاہتا ہوں جس میں مجھے بااعتماد ادارہ بینک نظر آتا ہے۔

بینک کے سودی معاملات سے محفوظ رہنے کے لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ میں میزان بینک سے کروں۔

اس سلسلے میں یہ دریافت کرنا ہے کہ موجودہ دور میں میزان بینک کے معاملات شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں اور اس کے معاملات کی نگرانی مستند علماء کر رہے یا نہیں۔

اور ہمارے لئے میزان بینک سے قسطوں پر گاڑی لینا جائز ہے یا نہیں؟

برائے کرم اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔

دار الافتاء

(جواب مسلک سے)

مستفتی

محمد وقار ولد محمد حنیف

مسجد عمر فاروق کریم آباد

0321-2070155

۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا و مصلیًا

ہمارے علم کی حد تک میزان بینک فی الحال مستند علماء کرام کی نگرانی میں شرعی اصولوں کے مطابق کام کر رہا ہے، لہٰذا بحالتِ موجودہ اسکے ساتھ قسطوں پر گاڑی لینے سمیت دیگر معاملات کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم چونکہ حالات تبدیل ہو سکتے ہیں، اور دار الافتاء کو بینکوں کے اندرونی حالات کا علم نہیں ہوتا، لہٰذا اسکے بارے میں سال میں ایک دو مرتبہ اس بینک کے شرعی مشیر سے رابطہ رکھیں، اگر وہ مشیر مستند عالمِ دین ہوں، آپکو ان پر اطمینان ہو، اور وہ بھی بینک کے مالی معاملات سے شرعی اعتبار سے مطمئن ہوں تو انکے ساتھ معاملات کرنا جائز رہے گا...... واللہ تعالیٰ اعلم

طاہر محمود

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ

۲۰/جنوری ۲۰۱۸ء

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۱۹۳/۵
مورخہ ۳/۵/۱۴۳۹ھ
۲۱/۱/۲۰۱۸

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۳۹/۵/۳ھ
21-01-2018

مفتی